سوال

(259) رضاعت کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک نوجوان ہوں اور ایک آدمی کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ میں نے اس آدمی کی بیٹی کے ساتھ مل کر اس کی بیوی کا دودھ پیا تھا لیکن وہ بیٹی فوت ہوگئی تھی جس کے ساتھ مل کر میں نے دودھ پیا تھا اور پھر اس کے بعد اس شخص کی بیوی نے ایک بچی کو جنم دیا تو کیا اس نے اس بیٹی سے شادی کرنا مرے لئے جائز ہے یا نہیں مجھے فتوی عطا فرمائیے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس آدمی کی بیوی نے، جس کی بیٹی سے آپ شادی کرنا چاہتے ہیں آپ کو دوسال کی عمر میں پانچ بار یا اس سے زیادہ بار دودھ پلایا ہے تو پھر وہ تمہاری رضاعی ماں ہیں، اس کا شوہر تمہارا رضاعی باپ ہے اور ان کی بیٹیاں تمہاری رضاعی بہنیں ہیں لہذا تم ان کی کسی بیٹی سے شادی نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ تعالی نے سورہ النساء میں محرمات کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

وَأُمَّهَـٰتُكُمُ ٱلَّـٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَـٰعَةِ ... ٢٣ سورة النساء

''اور وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں (تم پر حرام کردی گئی ہیں)''

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جو رشتے نسب سے حرام ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔'' صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ ''قرآن مجید میں دس معلوم رضعات کے بارے میں حکم نازل ہوا تھا جو حرام کر دیتے تھے، پھر ان میں سے پانچ کو منسوخ کردیا گیا'' اور نبی کریم ﷺ نے جب وفات پائی تو حکم اسی کے مطابق تھا'' (صحیح مسلم وترمذی۔ یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں) نیز اس مسئلہ میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

اگر رضعات پانچ سے کم تھے یا رضاعت کے وقت آپ کی عمر دوسال سے زیادہ تھی تو پھر اس رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوگی اور نہ دودھ پلانے والی عورت آپ کی ماں، نہ اس کا شوہر آپ کا باپ اور نہ اس کی بیٹی سے شادی کرنا آپ کے لئے حرام ہوگا۔ حدیث مذکور اور دیگر احادیث کے پیش نظر اس مسئلہ میں علماء کے اقوال میں سے واضح اور صریح قول یہی ہے۔ دیگر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' رضاعت صرف وہ ہے جو دوسال کے اندر ہو۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ'' ایک رضعہ یا دو رضعے حرام نہیں دیتے۔'' اسی طرح اس مسئلہ سے متعلق اہل علم نے کچھ اور احادیث بھی ذکر فرمائی ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص386

محدث فتویٰ